آسٹریلیا میں احمدیت کا آغاز 1903ء میں ہوا۔ پہلے احمدی صوفی موسیٰ خان صاحب تھے

نظام وصیت دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔ تمام عہدیداران کو اس میں شامل ہونا چاہئے

نماز کو سنوار کر ادا کرنے۔ بکثرت استغفار پڑھنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اپریل 2006ء بمقام سڈنی آسٹریلیا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/اپریل 2006ء کو سڈنی آسٹریلیا میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ آسٹریلیا میں احمدیت کا آغاز 1903ء میں ہوا سب سے پہلے احمدی حضرت صوفی موسیٰ خان صاحب تھے جنہیں مارچ 1906ء میں وصیت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اس طرح آپ کو بیرون ہند اولین موصی ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کو جو نصائح تحریر فرمائیں وہ آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن نے آسٹریلیا سے براہ راست یہ خطبہ تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا جو پاکستان میں صبح ساڑھے آٹھ بجے سنا گیا۔ اس خطبہ کا مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ 20-22 سال سے جماعت کے افراد کی بڑی تعداد اس ملک میں آئی ہے۔ یہاں احمدیت کا آغاز 1903ء میں ہوا جب حضرت صوفی موسیٰ خان صاحب نے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ گویا اس ملک میں احمدیت کا پودا لگے 100 سال ہو چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی طرف سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت صوفی موسیٰ خان صاحب کو جو نصائح لکھیں وہ آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ پہلی نصیحت یہ تھی کہ آپ کی بیعت قبول ہوگئی ہے اب آپ نمازوں کو سنوار کر ادا کیا کریں۔ حضور انور نے نماز کو سنوار کر ادا کرنے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز سے پہلے ظاہری و باطنی صفائی کا خیال رکھا جائے۔ ہر قسم کی سستی اور کسل کو دور کیا جائے۔ اور اچھی طرح وضو کیا جائے۔ نماز کو ادا کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ نماز کو وقت پر ادا کیا جائے۔ وقت پر نماز ادا کرنے والے اللہ کے فضل سے بلاؤں، مصیبتوں اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کے ساتھ قرب الٰہی کو بھی حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو وقت پر نماز پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور خصوصاً صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کرنی چاہئے یعنی درمیانی نماز کی۔ جب بندہ نماز کو ترجیح دے گا تو خدا خود اس کی تمام ضروریات پورا کرنے کے سامان کر دے گا۔ پھر نماز کو سنوار کر ادا کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے کیونکہ باجماعت نماز کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے 27 گنا زیادہ ہوتا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ نماز کو خوب سنوار کر پڑھنا چاہئے یہ تمام ترقیات کی جڑ اور زینہ ہے۔

حضرت مسیح موعود نے دوسری نصیحت حضرت صوفی موسیٰ خان صاحب کو یہ فرمائی کہ استغفار بہت پڑھتے رہیں۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کہ وہ شخص جسے جنگل میں اچانک اس کی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے رب سے بخشش طلب کرو۔ وہ اپنے بندوں سے بہت ہی بخشش کرنے والا ہے۔

تیسری نصیحت یہ فرمائی کہ تقویٰ، طہارت، اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرنے کی پوری کوشش کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اللہ اور رسول کے حکموں پر چلتے ہوئے عبادت اور استغفار کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے۔ یاد رکھیں تقویٰ سے خالی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اللہ کے حکم سے نظام وصیت جاری فرمایا اور وصیت کرنے والوں کے لئے بہت دعائیں کیں۔ دسمبر 2005ء میں نظام وصیت پر 100 سال پورے ہوگئے۔ 2004ء میں میں نے تحریک کی تھی کہ کم از کم پچاس ہزار وصیتیں 2005ء تک ہو جانی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد پوری ہو چکی ہے۔ بلکہ ٹارگٹ سے آگے بڑھ چکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیرون ہندوستان اولین موصی آسٹریلیا کے حضرت موسیٰ خان صاحب تھے جنہوں نے نظام وصیت کے جاری ہونے کے 3 ماہ بعد مارچ 1905ء میں وصیت کی۔ اس ملک کے احمدیوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ جماعتی عہدیداران کو سو فیصد اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ نظام دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے حضرت موسیٰ خان صاحب کو جو نصائح فرمائیں ان میں ایک نصیحت یہ فرمائی تھی کہ نمازوں اور تہجد میں بہت دعا کیا کریں۔ نیز احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس لئے احباب جماعت کا فرض ہے کہ اللہ کے فضل اور روحانی پانی کی نہر کو دوسروں تک پہنچا کر انہیں فائدہ پہنچائیں اور اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کریں۔ زمانے کی لغویات سے بچیں۔ بھائی چارے کی فضا قائم کریں اور پھر اسے زندگیوں کا حصہ بنالیں۔